ہفتہ وار رسالہ: 258
WEEKLY BOOKLET: 258

امیرِ اہلِ سنت سے محرم کے بارے میں سوال جواب

صفحات 14

01 محرم الحرام میں لفظ حرام کیوں؟
05 محرم میں ننگے پاؤں رہنا کیسا؟
08 محرم میں صدقہ کرنے کے فضائل
12 فرسٹ محرم کو نئے سال کی مبارکباد دینا کیسا؟

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت سے مُحرّم کے بارے میں سوال جواب

دُعائے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ "امیرِ اہلِ سنّت سے محرّم کے بارے میں سوال جواب" پڑھ یا سُن لے اُسے اہلِ بیت کے فیضان سے مالا مال فرما اور سیّدُ الشہداء امام حسین رضی اللہُ عنہ کے صدقے بے حساب جنّت میں داخلہ عطا فرما۔
اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ ابو دَرْداء رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص صُبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قیامت میری شَفاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔" (الترغیب والترہیب، 1/261، حدیث:29)

سُوال: "مُحَرَّمُ الحَرام" میں "مُحَرَّم" کے ساتھ "حَرام" کا لفظ کیوں ہے ؟

جواب: "حَرام" کا لفظ "حَلال" کے مقابَلے میں نہیں ہے، بلکہ اِس لفظِ حَرام سے مراد عزّت و حُرمَت ہے، چونکہ مُحَرَّم کا مہینا عزّت و حُرمت والا ہوتا ہے، اِس لئے اِس کے ساتھ لفظِ حَرام بولا جاتا ہے، جس طرح کعبہ شریف جس مسجد میں ہے اُس کا نام مسجدُ الحَرام ہے، جس کا مطلب ہے عزّت و حُرمت والی مسجد۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/197)

سُوال: مُحرّم کے دِنوں میں یہ شعر کافی پڑھا جاتا ہے، اِس کی تشریح فرمادیجئے:

قتلِ حسین اصل میں مَرگِ یزید ہے
اِسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

جواب: معلوم نہیں کہ یہ کس کا شعر ہے؟ لیکن اِس کا ظاہِری معنیٰ دُرُست ہے کہ اِمامِ عالی مقام اِمامِ حسین رضی اللہ عنہ بظاہِر شہید ہوئے لیکن قیامت تک کے لئے یزید کی عزّت مر چکی۔ یزید نے تین سال اور کچھ مہینے تخت پر شَیطَنَت کی، آلِ رسول کا خُون کیا اور بڑے مظالِم ڈھائے، اِس کے بعد 39 سال کی عمر میں بُری موت مر گیا۔(تاریخ الطبری،4/87) شہید تو زندہ ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے: ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾(پ2، البقرۃ :154) ”ترجمۂ کنز الایمان: اور جو خُدا کی راہ میں مارے جائیں، اُنہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں، ہاں تمہیں خبر نہیں۔“

اِس لئے جو راہِ خدا میں قتل کر دیئے جاتے ہیں اُنہیں مُردہ کہنا تو دُور، مُردہ سمجھنا بھی نہیں ہے، کیونکہ وہ زندہ ہوتے ہیں لیکن لوگوں کو اِس کی سمجھ نہیں آتی۔ یہی وجہ ہے کہ اِمام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو کر حیاتِ اَبدی پا گئے ہیں۔ دوسرے مِصرعے کا مطلب یہ ہے کہ قربانیوں کے ذریعے اور دین کی خاطِر مَر مٹنے کے ذریعے اِسلام زندہ ہوتا ہے، جب مسلمان اور اُس کا اِیمان مضبوط ہوتا ہے تو اِسلام مضبوط ہوتا ہے، اِسلام کی حیات اِسی میں ہے کہ مسلمان ہر صورت میں قُربانی دینے کے لئے تیّار رہے۔ جب مسلمان 313 تھے تو اُنہوں نے بدر کے میدان میں 1000 افراد پر مشتمل لشکرِ جرّار کے دانت کھٹّے کر دیئے تھے اور اُنہیں مار بھگایا تھا، لیکن آج مسلمان غفلت میں پڑے ہوئے ہیں، ہر طرف گناہوں کا دور دورا ہے اور غیر مسلم ہم پر غالِب ہو چکے ہیں۔ کوئی قُربانی دیتا بھی ہے تو دنیا کے لئے دیتا ہے، آخرت کا تصوُّر کم ہوتا جا رہا ہے، اِتنی قُربانی تو ہمیں دینی ہی چاہئے کہ نَماز پڑھ لیا کریں، نیند کی قربانی دے کر فجر کے لئے اُٹھ جایا کریں، اللہ پاک توفیق دے تو تہجد بھی ادا کر لیا کریں، اپنی عبادتوں کو دُرُست کریں اور اپنے وقت کی قُربانی دیتے ہوئے مَدَنی قافلوں

میں سَفَر کریں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/392)

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حَرَم　　نہایت اِس کی حسین، اِبتِدا ہے اِسماعیل

سُوال: یہ بات کہاں تک دُرُست ہے کہ جن کے مقام جتنے بڑے ہوتے ہیں اُن کے اِمتحان بھی اُتنے بڑے ہوتے ہیں؟

جواب: ایسا ہوتا ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: راہِ خدا میں تم سب سے زیادہ میں ستایا گیا ہوں۔ (ترمذی، 4/213، حدیث: 2480 ماخوذا) سب کا اِمتحان مختلف انداز سے تھا، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اِمتحان کا انداز الگ تھا، دیگر انبیائے کِرام علیہمُ السّلام کے اِمتحان کا انداز جُدا تھا اور صحابۂ کِرام رضی اللہُ عنہم کے اِمتحان کا انداز منفرِد تھا۔ صحابیٔ رسول حضرتِ خَبّاب رضی اللہُ عنہ کو اَنگاروں پر لِٹایا جاتا اور اوپر پتّھر رکھ دیا جاتا تھا، بعض اوقات آپ کا آقا بھی سینے پر چڑھ جاتا تھا، جب آپ کی چربی نکل کر اَنگاروں پر گِرتی تھی تب اَنگارے بجھا کرتے تھے، لیکن اِس کے باوُجود آپ رضی اللہُ عنہ نے کبھی اِسلام نہیں چھوڑا۔ (طبقات ابن سعد، 3/123 ماخوذا) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/393)

سُوال: بعض لوگ مُحرَّمُ الْحَرام میں سَفَر کرنے سے منع کرتے ہیں، کیا مُحرَّمُ الْحَرام میں سَفَر کر سکتے ہیں؟

جواب: جس کی جو مَرضی ہوتی ہے وہ اپنے پاس سے کوئی بات چلا دیتا ہے۔ ایسا کہنے والے کو اگر مُحرَّم میں مدینے کا ٹکٹ ملے تو کیا وہ سوچے گا کہ میں مدینے جاؤں یا نہ جاؤں؟ مُحرَّمُ الْحَرام میں سَفَر کر سکتے ہیں۔ اللہ پاک مُحرَّمُ الْحَرام میں بھی ہمیں مدینہ دِکھائے تو سَفَر کریں گے۔ اِن شاءَ اللہ۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط: 217، ص10)

سُوال: مُحرَّمُ الْحَرام کے 10 دِنوں میں ایسا کونسا عمل کیا جائے جو شرعاً دُرُست اور اِیصالِ

ثواب کے لئے بہتر ہو؟

جواب: مُحرّم کے روزوں کے فضائل اَحادیثِ کریمہ میں بیان کئے گئے ہیں۔[1] اِس کے علاوہ نَماز تو سارا سال ہی فرض ہے۔یُوں ہی گُناہوں سے بچنا بھی سارا سال ہی ضروری ہے ۔ مُحرّمُ الْحَرام چُونکہ حُرمت والا مہینہ ہے، اِس لئے اِس میں کئے جانے والے گُناہ کی شدّت بھی زِیادہ ہو گی، یعنی عام دِنوں کے مُقابَلے میں مُحرّم میں حَرام کام کا گُناہ اور بڑا ہو جائے گا، جس طرح جُمعہ کی ایک نیکی، 70 نیکیوں کے برابر ہوتی ہے اور ایک گُناہ، 70 گُناہوں کے برابر ہوتا ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 2 / 323-325-336 ملخصاً)اِس کے علاوہ رَمَضان شریف اور لَیْلَۃُ الْقَدْر میں اگر کوئی گُناہ کرتا ہے تو یہ عام دِنوں کے مُقابَلے میں زِیادہ بڑا گُناہ شُمار ہوتا ہے۔

(معجم صغیر، 1 / 248)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:217، ص 15)

سُوال: کیا قیامت 10 مُحرّم کو قائم ہو گی؟

جواب: جی ہاں! عاشُورا کے دن قیامت قائم ہو گی اور جمعہ کا روز ہو گا۔(ابو داؤد، 1 / 390، حدیث:1046)ویسے تو کئی جمعے ایسے گزرے ہیں جن میں عاشُورا تھا، لیکن ابھی قیامت کی کئی نشانیاں باقی ہیں۔ بہر حال! قیامت ضرور آئے گی، اِس پر اِیمان رکھنا لازِم ہے۔

(تفسیر روح البیان، پ 24، المؤمن، تحت الآیۃ:59، 8 / 199-200)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3 / 402)

سُوال: حدیثِ پاک میں 10 مُحرّم کے روزے کے ساتھ 9 مُحرّم یا 11 مُحرّم کا روزہ مِلا کر رکھنے کی تاکید ہے،[2] اگر کوئی شخص اِن تینوں دِن لگاتار روزے رکھے تو کیا اُس کا حدیث

---

[1] ... حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: رَمَضان کے بعد سب سے اَفضل روزے اللہ پاک کے مہینے مُحرّم کے ہیں۔(مسلم، ص456، حدیث:2755)

[2] ... فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم: عاشورا کے دن روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی اِس طرح مُخالَفت کرو کہ عاشورا سے ایک دِن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔(مسند امام احمد، 1 / 518، حدیث:2154)

پر عمل ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے تینوں دن روزے رکّھے تو حدیث کے خِلاف نہیں ہو گا، کیونکہ حدیثِ پاک میں تین روزے رکھنے سے منع نہیں کیا گیا۔ اگر یہ مُمانَعت ہوتی کہ صرف 9 کا روزہ رکھو یا 11 کا روزہ رکھو، تو اَلگ بات تھی، لیکن حدیثِ پاک میں اِس سے منع نہیں کیا گیا۔ اگر کوئی پُورے ماہِ مُحرّم کے روزے رکّھے تو اِس میں بھی کوئی حَرَج نہیں، یہ اچّھی چیز ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:217، ص5)

سُوال: 10 مُحرّم کو اِثْمِد سُرمہ لگانے کی ترغیب ہے، اگر اُس دن روزہ ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: روزے کی حالت میں سُرمہ لگانا جائز ہے، بلکہ اگر گلے میں سُرمے کا اَثَر بھی آجائے تب بھی جائز ہے، روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (ردالمحتار، 3/421) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/405)

سُوال: اگر اسلامی بہن کو قضا روزے رکھنے ہوں تو کیا وہ نو اور دس مُحَرَّمُ الْحَرام کو رکھ سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر قضا کی نیت سے رکھے گی تو دُرُست ہے، نفل کی نیت نہ کرے۔ (اگر کسی نے قضا اور نفل کی نیت سے ایک ہی روزہ رکھا تو قضا روزہ ادا ہو گا کیونکہ قضا روزے کی اَدائیگی نفل کے مقابلے میں زیادہ اَہم ہے۔) (الاشباہ والنظائر، ص35 ماخوذا) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/288)

سُوال: کیا محرم الحرام میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! محرم الحرام شریف میں ناخن کاٹ سکتے ہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/50)

مُحَرَّمُ الْحَرام میں ننگے پاؤں رہنا کیسا؟

سُوال: مُحَرَّمُ الْحَرام کا چاند نظر آتے ہی بعض عورتیں اور مرد چپل پہننا چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہماری مَنَّت ہے تو ان کا اس طرح کرنا کیسا ہے؟

جواب: مُحَرَّمُ الْحَرَام کا چاند نظر آتے ہی چپل نہ پہننا اور ننگے پاؤں رہنا اگر سوگ کی نیت سے ہو تو حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ شَریعتِ مطہرہ میں تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں، البتہ عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے گی۔ اگر کوئی سوگ کی نیت سے نہیں بلکہ ویسے ہی ننگے پاؤں رہتا ہے تو کوئی حَرَج نہیں اور نہ ہی وہ گناہ گار ہو گا، البتہ مُحَرَّمُ الْحَرَام کے اِبتدائی دَس دِنوں میں لوگ غم اور سوگ کی وجہ سے ہی ننگے پاؤں رہتے ہیں لہٰذا ان کی مُشابَہت سے بچنا چاہیے۔ نیز ننگے پاؤں رہنے کی مَنَّت کوئی شَرعی مَنَّت نہیں کہ جس کا پورا کرنا واجب ہو اور نہ ہی اس طرح کی مَنّت ماننا کسی فضیلت کا باعِث ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/178)

سسرال میں مُحَرَّمُ الْحَرَام کا چاند دیکھنے میں حَرَج نہیں

سُوال: یہ بات کہاں تک دُرست ہے کہ دُلہن نکاح کے پہلے سال مُحَرَّمُ الْحَرَام یا صَفَرُ الْمُظَفَّر کا چاند سُسرال میں نہ دیکھے؟

جواب: یہ بھی ایک ڈھکوسلا اور غَلَط بات ہے کہ دُلہن نکاح کے پہلے سال مُحَرَّمُ الْحَرَام یا صَفَرُ الْمُظَفَّر کا چاند سُسرال میں نہ دیکھے۔ بالفرض اگر دُلہن کی آنکھیں کمزور ہوں یا وہ نابینا ہو یا اُس کا گھر کسی پلازے میں ہو تو وہ میکے میں چاند کیسے دیکھ پائے گی؟ نیز اگر دُلہن کے ماں باپ فوت ہو چکے ہوں اور اُس کا کوئی وارث نہ ہو تو کیا چاند دیکھنے کے لیے اُسے دارُ الامان بھیجا جائے گا؟ یاد رَکھیے! شرعی لحاظ سے ایسا کوئی مسئلہ نہیں کہ دُلہن نکاح کے پہلے سال مُحَرَّمُ الْحَرَام یا صَفَرُ الْمُظَفَّر کا چاند سُسرال میں نہ دیکھے بلکہ یہ سب عوامی توَہُّمات ہیں جن کو ختم کرنا ضَروری ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/179)

سُوال: اگر عورت عِدَّت میں بیٹھی ہو اور ساس اُسے شوہر کے مارنے کا طعنہ دے بلکہ

گالیاں تک دے، ایسے میں وہ عورت کیا کرے؟

جواب: صبر کرے۔

ہے صبر تو خزانۂ فردوس بھائیو! عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

ماہِ محرّم الحرام بھی صبر ہی کا دَرس دیتا ہے، میدانِ کربلا میں اہلِ بیتِ اَطہار پر کس قدر مَظالم ڈھائے گئے انہوں نے اس پر صبر ہی فرمایا لہٰذا وہ اسلامی بہن بھی صبر ہی کرے کہ اِس کے علاوہ کوئی حل بھی نہیں ہے۔ بے چاری ساس اس طرح بول کر خواہ مخواہ گناہ گار ہو رہی ہے، اسے سمجھانے کے سِوا کوئی راستہ نہیں ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/46)

مچھلی نہ کھانا اور نیا کپڑا پہننے کو معیوب سمجھنا کیسا؟

سُوال: مُحَرَّمُ الْحَرَام میں مچھلی نہ کھانا اور نیا کپڑا پہننے کو معیوب سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: مُحَرَّمُ الْحَرَام میں اگر کوئی سوگ کے باعِث مچھلی نہیں کھاتا اور نیا کپڑا پہننے کو معیوب سمجھتا ہے تو وہ گناہ گار ہو گا۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ عاشورہ کے دِن گوشت نہیں کھانا چاہیے اور کراچی میں جہاں ہمارا پُرانا گھر تھا وہاں گوشت کی دُکانیں عاشورہ کے دِن بند رہتی تھیں، پھر آہستہ آہستہ عاشورہ کے دِن گوشت کی دُکانیں کھلنا شروع ہوئیں اور یوں دُکانیں بند کرنے کا رواج ختم ہو گیا۔ اب بھی بعض لوگ عاشورہ کے دِن گوشت نہیں کھاتے جبکہ کھچڑا کھا لیتے ہیں حالانکہ کھچڑے میں بھی گوشت ہوتا ہے۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ کھچڑے کی صورت میں تو گوشت کھا لیتے ہیں جبکہ گوشت کا سالن اور پلاؤ بنا کر کھانے سے منع کرتے ہیں۔ یاد رکھیے! مُحَرَّمُ الْحَرَام بلکہ پورے سال میں کوئی گھڑی یا گھنٹا ایسا نہیں کہ جس میں مچھلی یا گوشت کھانا شَرعاً منع ہو البتہ کسی اور خاص وجہ سے منع ہو جائے تو الگ بات ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/178)

سُوال: عاشُورا کے دن صَدَقہ کرنے کی کوئی فضیلت ہو تو بتا دیجئے۔ [3]

جواب: جو عاشُورا کے دن صَدَقہ کرے گا اُس کو سارا سال صَدَقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ (کشف الخفاء، حرف المیم، 2/253، حدیث: 2641) عوامُ النّاس صَدَقہ کا مطلب یہ سمجھتی ہے کہ آٹے میں انڈا رکھ کر دے دیا جائے، ساتھ میں تیل رکھ دیا جائے، یوں ہی کالا بکرا یا کالا مُرغا دینے کو صَدَقہ سمجھا جاتا ہے، حالانکہ صَدَقہ صرف اِسی کا نام نہیں ہے، صَدَقہ کا مطلب خیرات ہے یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنا، تو جو چیز بھی راہِ خدا میں خرچ کی جائے گی وہ صَدَقہ اور خیرات کہلائے گی۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/403)

سُوال: ایک تعداد ہے جو ماہِ مُحرَّم الحَرام میں نیاز کا اہتمام کرتی اور کھچڑا بناتی ہے۔ اِس کے لئے دکانوں، مارکیٹوں (Markets) اور بلڈنگوں (Buildings) سے چندہ (Donation) بھی جمع کیا جاتا ہے، اِس میں کیا کیا احتیاطیں کرنی چاہئیں؟

جواب: اس کی باقاعدہ انجمنیں (Associations) ہوتی ہیں جو سالانہ نیاز کا اِہتمام کرتی ہیں اور اِس میں بے احتیاطیاں بھی بہت کرتی ہیں۔ بعض لوگ تو دھمکیاں دے کر چندہ مانگتے ہیں اور سامنے والا اُن کے شر سے بچنے کے لئے چندہ دے رہا ہوتا ہے۔ ظاہِر ہے کہ اب یہ چندہ رشوت ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 19/653) اور اِس رقم سے نیاز کرنے کی اجازت نہیں ہو گی بلکہ اُس شخص کو اُتنی رقم واپس کرنی ہو گی۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/551) پھر اِس میں یہ بھی ہوتا ہے کہ ساری رات جاگ کر جب دیگیں پکائی جا رہی ہوتی ہیں تو اِس دوران خوب ہُلَّڑ بازی کی جاتی ہے، میوزک (Music) چلایا جاتا ہے، محلّے والے بھی شور و غل اور دھوئیں وغیرہ سے تنگ ہوتے ہیں، نمازوں کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا، مزید یہ کہ سڑک بھی خراب کی جاتی ہے، توڑ پھوڑ کی جاتی ہے، نشانات پڑ جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات تو گڑھے بھی

پڑ جاتے ہیں جن میں بارِش کا پانی جمع ہوتا اور کیچڑ بنتی ہے، اِس طرح مکھیاں اور مچھّر بھی بڑھ جاتے ہیں اور آنے جانے والوں کو بھی بہت تکلیف ہوتی ہے، کوئی گِر جاتا ہے، کوئی زخمی ہو جاتا ہے، کسی کا نقصان ہو جاتا ہے۔ اتنا ہی نہیں! کچھ لوگ تو جانور بھی ذبح کرتے ہیں جس میں اچّھا خاصا جشن کا سماں بن جاتا ہے۔

نیاز کا طریقہ و احتیاطیں

صحیح اور افضل طریقہ یہ ہے کہ چندہ کر کے دیگ پکانے کے بجائے آدمی اپنے گھر میں ایک پتیلی پکا لے، کیونکہ اصل مقصود اللہ پاک کو راضی کرنا ہے۔ اگر دوست احباب خوش دِلی کے ساتھ مل کر پیسے جمع کر کے دیگ بنانا چاہتے ہیں تو پھر بیان کردہ چیزوں میں احتیاط کرنی ہو گی۔ اِس کا ایک حل یہ بھی ہے کہ جگہ جگہ کچن (Kitchen) بنے ہوئے ہیں اُن سے پکوا لیا جائے، ہو سکتا ہے کہ ایک تعداد ہو جو کچن سے پکوا لیتی ہو، اِس میں فائدہ یہ ہے کہ لوگ بھی تکلیف سے بچیں گے اور سڑکیں بھی خراب نہیں ہوں گی۔ بُزرگوں یا شہیدوں کی نیاز کرنا ثواب والا، اعلیٰ اور افضل کام ہے، لیکن اِسے بھی شریعت کے دائرے میں رہ کر کریں گے تبھی یہ اعلیٰ رہے گا اور ثواب ملے گا۔ ورنہ گناہوں کی صورت میں تو بہت سے لوگ کر بھی رہے ہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/218)

سُوال: نیاز تقسیم کرنے کے بارے میں کچھ نصیحتیں فرما دیجئے۔

جواب: بعض اوقات لوگ نیاز کا اہتمام تو کرتے ہیں لیکن نیاز کے نام پر سارا خود ہی کھا جاتے ہیں، یوں ہی جانور ذَبح کر کے اُس کی کلیجی (Liver) اور گُردے (Kidney) وغیرہ سب ناشتے کے لئے الگ کر لیتے ہیں اور عوام میں بالکل تقسیم نہیں کرتے، ایسا نہیں ہونا چاہئے، جب نیاز کا سلسلہ کیا ہے تو سب کو کھلائیں اور سب میں تقسیم کریں۔ اِسی طرح یہ بھی

ہوتا ہے کہ اپنے یا رشتے داروں یا دوست احباب کے گھروں میں تو پتیلے بھر بھر کر پہنچا دیتے ہیں لیکن عوام کو خوب دھکے کھلاتے ہیں۔ رَش زیادہ ہو جائے اور لوگ نیاز لینے کے لئے مِنّتیں کر رہے ہوں کہ "میرے کو دو، میرے کو دو" تو تفریح لینے کے لئے جھوٹ بولتے ہوئے "خَلاص خَلاص" کی آوازیں لگا کر دیگیں بند کر دیتے ہیں اور رش کم ہونے پر دوبارہ دیگ کا منہ کھول دیتے ہیں۔ پھر رش بڑھ جائے تو دوبارہ یہی عمل دہراتے ہیں اور ایسا کئی مرتبہ ہوتا ہے، یہ سب جھوٹ اور گناہ ہے، ایسا کرنے سے بچا جائے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/219)

سُوال: کیا 10 مُحرّمُ الحَرام سے پہلے اور بعد میں بھی نیاز کی جا سکتی ہے؟

جواب: سارا سال جب بھی اِیصالِ ثواب یا نیاز کرے، بالکل جائز ہے اور اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ اب اگر ماں کو بھی کھچڑ ابنانا ہو، شادی شدہ بیٹی اور بیٹے کو بھی کھچڑ ابنانا ہو، یوں ہی سُسرال میں بھی کھچڑ ابنا ہو تو بہتر یہی ہے کہ ایک ہی دن کرنے کے بجائے دن تقسیم کر لیں اور ایک دوسرے کو تازہ تازہ کھچڑ اکھلائیں، اِس میں زیادہ مزہ ہے۔ اِسی طرح بقر عید میں بھی دن تقسیم کئے جا سکتے ہیں کہ پہلے دن ہم کریں گے، دوسرے دن یہ کریں گے اور تیسرے دن وہ کریں گے، یوں ایک دوسرے کے گھر کے تازہ تازہ گوشت کی دعوت کھائی جا سکتی ہے۔ بہر حال! 10 مُحرّم کا دن ایک یاد گار ہے اور اِس کی اپنی فضیلت ہے۔
(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/309)

سُوال: 10 محرم کو گھر والوں پر (خرچ میں) وُسعت کرنی ہوتی ہے، جبکہ ہم 10 مُحرّم کو مَدَنی قافلے میں ہوتے ہیں، تو اِس دن گھر والوں پر کیسے خرچ کریں؟

جواب: پہلے سے رقم دے کر چلے جائیں یا عاشُورا کے دن بھجوا دیں۔ اب تو رابطہ کرنا اور چیز پہنچانا بھی بہت آسان ہو گیا ہے، بس کرنے والا چاہئے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/403)

سُوال: آپ کی کربلائے مُعلّٰی میں حاضِری کب ہوئی تھی؟

جواب: کربلائے مُعلّٰی کی حاضِری کا سال مجھے یاد نہیں ہے، کافی سال ہو گئے ہیں۔ زندگی میں دو مرتبہ بغداد شریف کا سَفَر کیا تھا اور دونوں مرتبہ کربلا شریف کی حاضِری بھی ہوئی تھی۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/198)

سُوال: اگر کربلا کا کوئی یادگار واقعہ ہو تو سُنا دیجئے۔

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری دو بار بغداد شریف اور کربلا شریف کی حاضری ہوئی ہے، نجفِ اَشرف میں بھی حاضِری کی سعادت ملی ہے اور حضرتِ حُر رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزارِ فائضُ الاَنوار پر بھی حاضِری کا شرف ملا ہے۔ کربلا شریف کا یادگار واقعہ یہ ہے کہ ہم نے وہاں نَہرِ فُرات کا پانی نہیں پیا حالانکہ لوگ وہ پانی پیتے ہیں۔ ہُوا کچھ یوں کہ ہم بغداد شریف سے پانی ساتھ لے کر چلے تھے اور ہم سب کا روزہ تھا، روزے کی حالت میں ہی کربلا کی ساری حاضِریاں ہوئیں، یوں پانی پینے کی نوبت ہی نہیں آئی، جب مغرب کا وقت ہوا تو اُس وقت ہم حضرتِ حُر رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضِر تھے جو کربلا سے باہر ہے، ہمارے پاس جو پانی موجود تھا اُسی سے ہم نے روزہ اِفطار کر لیا۔ بعد میں ہمارا یہ ذِہن بھی بن گیا کہ یار اچھا ہوا کہ نَہرِ فُرات کا پانی نہیں پیا، کیونکہ جو پانی علی اصغر کو نہیں ملا، اُن کے بابا جان اِمامِ حسین رضی اللہُ عنہ کو نہیں ملا، اَہلِ بیتِ اَطہار پر جو پانی بند کیا گیا، ہم بھی وہ پانی نہیں پییں گے۔ شاید پہلی بار کی حاضِری میں یہ ذِہن بنا تھا اور دوسری بار کی حاضری میں اِرادۃً نہیں پیا تھا۔ کاش! ایسا جذبہ مِل جائے۔

خشک ہو جا خاک ہو کر خاک میں مِل جا فُرات
خاک تجھ پر! دیکھ تو! سُوکھی زبانِ اَہلِ بیت

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/393)

سوال: فرسٹ جنوری کو نئے سال کی مبارک باد دینے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: ایسا لگتا ہے کہ کفار نے دلوں پر قبضہ جمانا شروع کر دیا ہے۔ اور ہم ہیں کہ ان کی خوشامدیں کرتے، ان کے پیچھے ہاتھ باندھ کر پھرتے نظر آتے ہیں، ہائے افسوس! مسلمانوں کی کیسی حالت ہو گئی، اللہ پاک ہم مسلمانوں پر رحم فرمائے۔ Happy New Year تو اُنہی کا انداز ہے، بچپن میں تو نہیں سنا تھا ہم نے مگر اب شاید بڑھ گیا ہے۔ اے کاش! اے کاش! ہمارے یہاں یکم مُحرَّمُ الْحَرام کو ایک دوسرے کو (نئے سال کی) مبارک باد دینا رواج پا جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ مدنی سال ہے۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اس کو شروع کیا ہے اور اس کا تعلُّق ہجرت سے ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص 108)

میں نے تو بہت کوششیں کر دیکھیں کہ اسلامی تاریخ رائج ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے آج اسلامی تاریخ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام کی نویں شب یاد ہے۔ آج مِنیٰ شریف میں لاکھوں لاکھ حاجیوں کی بہاریں ہیں اور ہر طرف قطاریں ہی قطاریں ہیں۔

فضا میں لبیک کی صدائیں ز فرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر اک قربان ہو رہا ہے زباں پہ یہ کس کا نام آیا
یہ کون سر سے کفن لپیٹے چلا ہے الفت کے راستے پر
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں یہ کون ذی احترام آیا
زہے مقدر حضورِ حق سے سلام آیا ، پیام آیا
جُھکاؤ نظریں بچھاؤ پلکیں ادب کا اعلیٰ مقام آیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں تو اپنے دستخط یعنی سائن میں بھی اسلامی تاریخ لکھتا ہوں۔ اب جہاں کبھی انگلش تاریخ کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ بھی لکھنی پڑتی ہے۔ کبھی انگلش تاریخ ہی پتا چلتی

ہے اسلامی پتاہی نہیں چلتی تو وہ لکھتا ہوں۔ آپ سب گواہ رہنا مجھے ہجری سن سے پیار ہے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب مدینہ طیبہ ہجرت کے لیے تشریف لے گئے اس وقت کی یاد گار کا یہ سال ہے۔ امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہُ عنہ نے اس کو جاری فرمایا اس کے مطابق عمل کرنے میں سنت کا ثواب ملے گا اور یہ فاروق اعظم کی سنت ہوئی۔ میرے آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان عظمت نشان مشہور ہے: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی کروگے ہدایت پاؤ گے۔ (مشکوۃ المصابیح،2/414، حدیث:6018) سنتِ صحابہ پر عمل کرنے کا اِن شاءَ اللہ ثواب ملے گا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ عرب ممالک میں نیا سال محرم کی پہلی تاریخ سے شروع کرنے کا رواج ہے۔

(مدنی مذاکروں کے 137 سوال وجواب، ص14)

سُوال: کیا مُحرَّم الحَرام میں قبرستان جانے کی کوئی فضیلت ہے؟ نیز قبرستان جانے میں کیا احتیاطیں کی جائیں؟

جواب: مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "قبر والوں کی پچیس حکایات" صفحہ نمبر 46 پر ہے: مُتبَرَّک (یعنی بَرَکت والے) دِنوں میں بھی زیارتِ قُبُور (یعنی قبروں کی زیارت) افضل ہے، مثلاً عیدَین (یعنی عیدُ الفِطر اور بَقَر عید)، 10 مُحرَّمُ الحَرام اور عَشَرۂ ذِی الحِجّہ (یعنی ذُوالحِجّہ کے ابتدائی 10 دن)۔ (فتاویٰ ہندیہ، 5/350) عاشورا کے دن قبرستان جانا اچّھی بات ہے، لیکن قبرِستان جانے میں یہ احتیاط کی جائے کہ کسی قبر پر پاؤں نہ رکھیں۔ ہمارے ہاں قبرِستان میں بے ترتیب قبریں ہوتی ہیں اور ایک تعداد قبروں کو روندتی ہوئی چلتی جارہی ہوتی ہے۔ مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنا حرام ہے۔ (بہارشریعت، 1/847، حصہ:4) بلکہ اگر قبریں مٹا کر کوئی راستہ نکالا تو اُس

پر چلنا بھی حرام ہے۔(بہارِ شریعت،1/847،حصہ:4)یہاں تک کہ اگر شُبہ (Doubt) بھی ہو کہ یہ راستہ قبریں مٹا کر نکالا گیا ہے تو اُس پر چلنا بھی حرام ہے۔(دُرِّ مختار،3/183)جو لوگ آج تک قبروں پر چل کر جاتے رہے اُن سب کو توبہ کرنا لازم ہے اور آئندہ اِس سے بچنا واجِب ہے۔ بعض لوگ قبروں پر بِلا وجہ مٹّی ڈلواتے یا پانی ڈالتے ہیں، یہ فضول کام ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ،9/373) مٹّی جمانے یا پودے لگے ہوں تو اُن کے لئے جتنی ضرورت ہو اُتنا پانی ڈالا جاسکتا ہے۔(دُرِّ مختار،3/169) البتہ میّت کو دفن کرنے کے بعد قبر کی مٹّی پر پانی ڈالنا سنّت سے ثابِت ہے۔(معجم اوسط،4/332،حدیث:6146)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،3/338)

سُوال: یکم مُحَرَّمُ الْحَرام کو جو 130 مَرتبہ ”بِسْمِ اللہ شریف“ لکھی جاتی ہے،اس کے لکھنے کا طریقہ بتا دیجئے۔

جواب: جب بھی پہننے، پینے یا لٹکانے کیلئے بطورِ تعویذ کوئی آیت یا عبارت لکھیں تو دائرے والے حُرُوف کے دائرے کُھلے رکھنے ہوں گے مَثَلاً ”اللہ“ میں ”ہ“ اور ”رحمٰن“ اور ”رحیم“ دونوں میں ”م“ کا دائِرہ کُھلا ہو۔ لکھنے میں تشدید، کھڑا زبر اور دیگر اِعراب لگانے ضَروری نہیں جیسا کہ ” بسم اللہ الرحمن الرحیم “میں ہے اور اگر لگا دیئے جب بھی حرج نہیں۔
(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،قسط:126)

یکم مُحَرَّمُ الْحَرام کو 130 بار ” بسم اللہ الرحمن الرحیم “(ہاتھ سے) لکھ کر (یا ہاتھ سے لکھوا کر) جو کوئی اپنے پاس رکھے (یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے، ریگزین یا چمڑے میں سِلوا کر پہن لے) اِن شاءَ اللہ عمر بھر اس کو یا اس کے گھر میں کسی کو کوئی بُرائی نہ پہنچے۔(ہاتھ سے لکھے ہوئے تعویز کی جو برکتیں ہوتی ہیں، وہ فوٹو کاپی یا کمپوز شدہ کی نہیں ہوتیں)(فیضانِ سنت،ص136)

اگلے ہفتے کا رسالہ

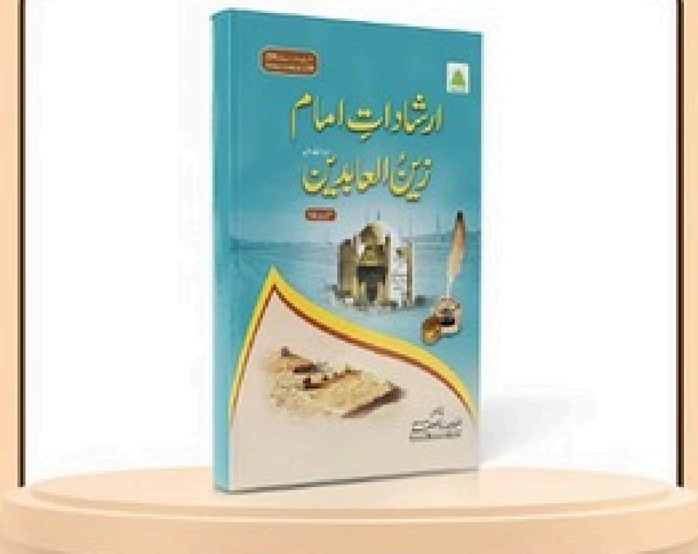

978-969-722-195-0
01082203

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net